آیتِ اکمالِ دین

پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (المائدہ:۳)
میں نے آج کے دن تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔

تفسیر صافی ص ۱۲۸ پر بحوالہ تفسیر مجمع البیان امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ آنحضور ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے دن حضرت علیؑ کو امام مقرر فرمایا تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ان دونوں معصوموں نے یہ بھی فرمایا کہ یہ آخری فریضہ تھا جس کے بعد کوئی فریضہ نازل نہیں ہوا اور کافی میں امام محمد باقر سے یوں منقول ہے کہ ایک فریضہ دوسرے کے بعد نازل ہوتا رہا۔ ولایت سب سے آخری فریضہ تھا جس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ”**الیوم اکملت لکم دینکم**“ تفسیر عیاشی اور تفسیر قمی میں بھی قریب یہی مضمون ہے۔
(القرآن المبین۔ تفسیر المتقین ص ۱۳۸۔۱۳۹۔ حمایت اہل بیت وقف ریلوے روڈ لاہور)

شیعہ مفسر سید فرمان علی اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ:
جب حضرت رسول ﷺ آخری حج سے فارغ ہو کر مدینہ کو واپس چلے تو راستہ میں اٹھارہویں ذی الحجہ کو غدیر خم میں تاکیداً یہ حکم ہم نے تمہارے پاس بھیجا ہے اسے پہنچا دو۔ آپؐ نے فوراً لوگوں کو روکا اور مجمع کثیر کے سامنے ایک خطبۂ طولانی کے بعد حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ”**من کنت مولاہ فعلی مولاہ. اللّٰھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ**“ میں جس کا حاکم ہوں علیؑ اس کا حاکم ہے خدایا جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن رکھے اسے دشمن رکھ اور جو اس کی مدد کرے اس کی مدد کر اور جو اسے ذلیل کرے اسے ذلیل کر۔

اس کے بعد لوگوں نے مبارک باد دی چنانچہ حضرت عمر نے بھی کہا اے علیؑ مبارک ہو کہ آپ ہمارے اور کل مومن و مومنہ کے حاکم ہوئے۔ دیکھو مشکوٰۃ۔ جب یہ سب ہو چکا تو حضرت جبریل یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ دیکھو تفسیر درمنثور ملا جلال الدین سیوطی جلد ۲ ص ۲۰۹ مطبوعہ مصر۔
(القرآن الحکیم ص ۱۲۷ ترجمہ و تفسیر از سید فرمان علی مطبوعہ چاند کمپنی کشمیری بازار لاہور)

سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھتے ہیں کہ:

اعلان غدیرخم جس کے اوّل وآخر میں دو آیتیں نازل ہوئیں ایک میں کہا گیا ہے کہ اگر یہ حکم مسلمانوں تک نہ پہنچایا تو کارِ تبلیغ رائیگاں جائے گا۔

اور اعلان کے بعد آیت اتری کہ آج نعمتیں تمام ہوگئیں، دین کامل ہوگیا، اسلام خدا کا پسندیدہ دین ہوگیا۔ اگر رسالت مآب ﷺ سب کچھ کرتے اور اپنے بعد امامت کی ہدایت اور دین خدا کی ذمہ داری کسی کو نہ دیتے تو ساری محنت ضائع ہوجاتی اور جس کا جی چاہتا مدعی بن بیٹھتا۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور جلد ۸ ص ۱۰۰۹۔۱۰۱۰)

معروف بین الاقوامی شیعہ سکالر علامہ محمد التیجانی السماوی لکھتے ہیں کہ:

شیعوں کے یہاں اجماع ہے کہ جب رسول خدا نے غدیرخم میں حضرت علیؑ کی خلافت کا اعلان کر دیا تب یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ روایت عترت طاہرہ کے ائمہ سے مروی ہے اور اسی لئے شیعہ امامت کو اصول دین میں شمار کرتے ہیں۔ (موصوف اس روایت کی تائید میں کتب اہل سنت کے حوالہ جات دینے کے بعد لکھتے ہیں) ان تمام باتوں کی وجہ سے علمائے اہل سنت کے لئے ضروری ہے کہ صحابہ کرامؓ کی عزت وآبرو بچانے کے لئے اس آیت کو کہیں اور فٹ کریں ورنہ اگر انہوں نے تسلیم کرلیا کہ یہ آیت غدیرخم میں نازل ہوئی ہے تو در پردہ اس بات کا اعتراف ہوگا کہ ولایت علیؑ ہی وہ شے ہے جس کی بناء پر دین کو کمال عطا کیا گیا اور مسلمانوں پر نعمت تمام کی گئی اور خلفائے ثلاثہ کی خلافت بخار بن کر اڑ گئی، صحابہ کی عدالت کی نیا ڈوب گئی، خلافت اور اس کے اجتہادات کے مدرسے منہدم ہوگئے، بہت سی مشہور حدیثیں اس طرح پگھل گئیں جیسے پانی میں نمک، اصحاب مذاہب اور ان کے ائمہ ''ھباء ا منثورا'' ہوگئے، بہت سے رازوں سے پردے اٹھ گئے، بہت سی پوشیدہ باتیں ظاہر ہوگئیں، ہوا میں کھڑی کی گئی بلند وبالا عمارت ڈھ گئی۔

(لَاَكُوْنَ مَعَ الصَّادِقِيْنَ، مترجمہ از حجۃ الاسلام مولانا روشن علی نجفی ''میں بھی سچوں کے ساتھ ہوجاؤں'' ص ۱۰۵، ۱۰۶)

الیوم اکملت ...... مکمل آیت نہیں ہے بلکہ ایک طویل آیت کا ایک حصہ ہے جس میں حرام جانوروں کے احکام بیان کر کے کہا گیا ہے کہ

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ. (المآئدہ:۳)

آج مایوس ہوگئے ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا تھا تمہارے دین سے۔ سو نہ ڈرو تم ان سے اور ڈرو مجھ سے۔

یہاں ''الیــــوم'' سے مراد کوئی معین دن نہیں ہے بلکہ وہ زمانہ ہے جس میں یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ یہ ملحوظ رہے کہ سورۃ مائدۃ تمام تر اسلام کے تکمیلی دور کے احکام وہدایات پر مشتمل ہے۔ کفار کے اس دین سے مایوس ہوجانے کا مطلب یہ ہے کہ اب تک تو وہ اس امید میں رہے کہ وہ اسلام کو یا تو مغلوب کرلیں گے یا کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر کوئی سمجھوتہ کرلیں گے لیکن اب انہوں نے دیکھ لیا کہ دونوں کے راستے جدا ہوگئے ہیں اور اب دونوں کے مل بیٹھنے کی کوئی

صورت باقی نہیں رہی ہے۔ قدرتی طور پر اس چیز نے ان کو اسلام اور مسلمانوں سے آخری درجے میں مایوس کر دیا۔

اس کے بعد فرمایا **الیوم اکملت لکم دینکم**......

تکمیل دین سے مراد اصل دین کی تکمیل ہے اور اتمام نعمت سے مراد اس آخری شریعت کا اتمام ہے۔ جہاں تک اصل دین کا تعلق ہے اس کا آغاز تو حضرت آدمؑ سے ہوا ہے زمانہ کی رفتار کے ساتھ ساتھ، حالات اور حکمت الٰہی کے تقاضوں کے مطابق مختلف انبیاء ورسل پر اترتا رہا یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ پر یہ کامل ہوگیا۔

اس سے پہلے جو دین آئے وہ اسی دین کے اجزاء تھے ان کی حیثیت پورے دین کی نہیں تھی پورے دین کی حیثیت صرف دین اسلام کو حاصل ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی اور اس قصر دین کی آخری اینٹ ہیں۔

جہاں تک اس آخری امت پر اللہ کی نعمت کا تعلق ہے تو اس کا آغاز غارحرا کی پہلی وحی سے ہوا اور تئیس (۲۳) سال کی مدت میں اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کا اتمام فرمایا، گویا کہ اس مرحلہ پر آ کر ایک طرف اللہ کا دین بھی اپنے کمال کو پہنچ گیا اور دوسری طرف اس امت پر اللہ تعالیٰ کی نعمت بھی پوری ہوگئی۔ اسی کا مجموعی نام اسلام ہے جو ہمیشہ سے اللہ کا دین ہے اور جو حضرت ابراہیمؑ وحضرت اسماعیلؑ کی وراثت کی حیثیت سے نبی امی اور ان کی امت کو منتقل ہوا۔

ورضیت لکم الاسلام دینا میں اس دین کے لئے اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی اور انتخاب کا اظہار ہے۔ اس پسندیدگی کے اظہار سے بالواسطہ یہودیت اور نصرانیت کے لیے ناپسندیدگی کا اظہار بھی ہوگیا کہ وہ اللہ کے دین نہیں بلکہ دین سے انحراف کی مختلف شکلیں ہیں۔ (تدبر قرآن جلد دوم ص ۴۵۷، ۴۵۸۔ ملخصاً)

اہل تشیع کا یہ دعویٰ بھی صحیح نہیں ہے کہ آیت اکمال دین غدیرخم کے مقام پر حضرت علیؓ کی امامت کے اعلان کے بعد نازل ہوئی۔ امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ:

یہودیوں نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ:

انکم تقرؤن اٰیة، لو نزلت فینا لا تخذنا ھا عیدا. فقال عمر انی لَاَعْلَمُ حیث انزلت و این انزلت واین رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حین انزلت، یوم عرفة وانا واللّٰہ بعرفة.

یہ آیت جو تم پڑھتے ہو اگر ہمارے ہاں نازل ہوتی تو ہم اس کے یوم نزول کو یوم العید بنا لیتے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے وہ دن بھی معلوم ہے، جگہ بھی معلوم ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی تھی یعنی عرفہ کا دن تھا اور اللہ کی قسم ہم عرفہ میں تھے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر سورۃ المائدہ، باب: **الیوم اکملت لکم دینکم**)

محدثین اور اہل سیر کا اتفاق ہے کہ یوم عرفہ جمعہ کا دن تھا۔ اس تفصیل سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ اہل تشیع کا آیت اکمال دین سے اپنے مزعومہ ائمہ کی امامت کی تکمیل مراد لینا اور اس آیت کا نزول ۱۸ ذی الحجہ کو غدیرخم کے مقام پر بتانا دونوں دعوے باطل اور کذب پر مبنی ہیں۔